اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

باونواں اجلاس (پانچویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 19/اپریل 2022ء بروز منگل بمطابق 17 رمضان المبارک 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	06
3	توجہ دلاؤ نوٹس۔	07
4	رخصت کی درخواستیں۔	07
5	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	08

جلد 52 شمارہ 05

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میر جان محمد خان جمالی

ڈپٹی اسپیکر ۔۔۔۔۔۔۔۔ سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ۔۔۔ جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جناب حمداللہ کاکڑ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **19** /اپریل 2022ء بروز منگل بمطابق **17** رمضان المبارک 1443 ہجری، بوقت سہ پہر 03 بجکر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب قادر علی نائل، چیئرمین، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب چیئرمین: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قف قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ج فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْم بِاللّٰہِ
فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ق لَاانْفِصَامَ لَھَا ط وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۲۵۶ اَللّٰہُ وَلِیُّ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا
اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ لا یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط
اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۲۵۷ ع

﴿پارہ نمبر۳ سُوْرَۃُ البقرہ آیات نمبر ۲۵۶ اور۲۵۷﴾

ترجمہ: زبردستی نہیں دین کے معاملہ میں بیشک جدا ہوچکی ہے ہدایت گمراہی سے اب جو کوئی نہ مانے گمراہ کرنے والوں کو اور یقین لاوے اللہ پر تو اس نے پکڑ لیا حلقہ مضبوط جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ اللہ مددگار ہے ایمان والوں کا نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے رفیق ہیں شیطان نکالتے ہیں ان کو روشنی سے اندھیروں کی طرف یہی لوگ ہیں دوزخ میں رہنے والے وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

حاجی احمد نواز بلوچ: point of order جناب اسپیکر صاحب۔

جناب چیئرمین: point of order جو ہیں!

حاجی احمد نواز بلوچ: ponit of public importance

جناب چیئرمین: ok صحیح ہے۔ جی احمد نواز صاحب۔

حاجی احمد نواز بلوچ: شکریہ جناب چیئرمین۔ حالیہ دنوں میں چاغی یارخشان ڈویژن میں جو مسلسل انسانی حقوق کی پامالیاں ہورہی ہیں۔ جناب چیئرمین! اُس دن بھی اسی اسمبلی میں ہم نے کافی دوستوں نے اس کی مذمت کی کہ نوکنڈی کے مقام پر پرامن شہریوں پر جواندھادھند فائرنگ کی گئی اُس میں حمید بلوچ شہید ہوا۔ اُس کے بعد ایک پرامن ریلی دالبندین شہر سے نکلی چاغی کے مقام سے وہ اپنا احتجاج ریکارڈ کرارہے تھے اسی اثنا میں دوبارہ سیکورٹی فورسز کی جانب سے عوام پر اندھادھند فائرنگ کی گئی۔ اُس میں بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔ تو میں اپنی پارٹی کی طرف سے اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں کہ نہتے عوام پر ہمارے حکمران اُنہیں روزگار تو نہیں دے سکتے مگر اُن پر گولیاں ایسے ہی برساتے ہیں کہ جہاں فلسطین کے لیے ہم روتے ہیں، کشمیر کے لیے ہم روتے ہیں۔ مگر جہاں بلوچستان میں یہ چیزیں ہوتی ہیں میں آج کے اس فلور کے توسط سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی بھی مذمت کرتا ہوں کہ اتنے بڑے واقعہ کو وہ highlight نہیں کررہے ہیں نہ اُس پر کوئی debate ہورہی ہے تو میں اس اسمبلی کے فورم سے اس جنونیت اس وحشیانہ اقدام کی شدید الفاظ میں مذمت بھی کرتا ہوں کہ عوام پر گولیاں برسانا، ظاہر ہے جمہوریت ہے جمہوری ملک ہے اُس میں جمہوری طریقے سے لوگ اپنے protests ریکارڈ کرارہے ہیں تو اُن پر اندھادھند فائرنگ کی گئی۔ اُس دن بھی ہم نے اسی فلور پر کہا تھا کہ آپ اس پر جوڈیشل کمیشن بنائیں۔ تاکہ وہاں جو ناانصافیاں ہوئی ہیں عوام کے ساتھ وہ منظر عام پر آجائیں۔ thank you جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جونوکنڈی اور چاغی کا واقعہ ہے یقیناً ایک انسانیت سوز واقعہ ہے۔ میری ایک request ہے کہ سی ایم صاحب بھی آرہے ہیں اس پر شاید responde کریں اپوزیشن کو۔ تو اگر سی ایم صاحب آجائیں اور اُس وقت۔ ہاں minister concern آئے ہوئے ہیں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: منسٹر صاحب بھی آئے ہوئے ہیں لیکن سی ایم صاحب کو ابھی آنے دیں۔ اس پر باقاعدہ ایک debate ہو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ گزشتہ دنوں بھی یہ ہوا اور سب نے اس پر تقاریر کیں اُس کے بعد ابھی کل دوبارہ اس رمضان کے مہینے میں 6 افراد مزید زخمی ہوئے ہیں۔

جناب چیئر مین: کارروائی کو تھوڑا آگے بڑھاتے ہیں اُسکے بعد پھراس پر بات کر لیتے ہیں۔صحیح ہے ملک صاحب۔ok

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات): میں تھوڑا سا point of public interest point سمجھیں، point of order سمجھیں۔میں تو ایک بات کرنا چارہاہوں اگر آپ اجازت دیں۔

جناب چیئر مین: جی۔نصراللہ زیرے صاحب آپ اپنی نشست پر تشریف لے جائیں تا کہ وقفہ سوالات ہو جائے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: بہت بہت شکر یہ جناب چیئر مین صاحب! دو دن پہلے قومی اسمبلی میں خواجہ آصف صاحب نے اس صوبے کے بارے میں اس حکومت کے بارے میں کچھ الفاظ استعمال کیے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اُس کے بارے میں میں تھوڑی سی گزارش کر دوں۔کہ الحمدُ للہ، اُس نے کہا کہ پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ اس صوبے میں بلوچستان میں حکومت آگے میں کچھ نہیں کہتا ہوں۔میں آگے اُس کو کہتا ہوں کہ الحمدللہ آپ کو غلط بتایا گیا، آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے یہاں ایک جمہوری طریقے سے حکومت تبدیل کی گئی۔الحمدللہ ہم نے لوٹے نہیں اُٹھائے جیسا کہ آپ نے مرکز میں حکومت تبدیل کیا ہے لوٹے بنا کر 22,23 لوٹے بنائے ہم نے یہاں پر کوئی لوٹا نہیں بنایا۔BAP کی حکومت تھی اُس میں ہم change لائے الحمدللہ ۔BAP کا ہی وزیر اعلیٰ بنا ہے۔جس میں اُس کو اس پورے ایوان کی حمایت حاصل ہوئی۔ہم جمہوری طریقے سے تبدیلی لائے۔آپ اپنی حکومت کو دیکھیں جو آج آپ کی کابینہ نے حلف آٹھایا ہے یا آپ نے حکومت سازی کی ہے۔یا جس طریقے سے آپ نے ایک ex speaker، ایک ex chief minister کے ساتھ پنجاب کی اسمبلی نے جو ایک ڈپٹی اسپیکر کے ساتھ اسمبلی کے فلور پر جس طریقے سے پولیس کو اندر گھسایا گیا۔ڈپٹی اسپیکر کو مارا بے عزت کیا گیا ۔ایک جو سابق اسپیکر کو بے عزت کیا گیا اُس کے بازو توڑے گئے ۔الحمدللہ یہاں کوئی ایسی situation نہیں ہوئی۔ ہاں اس سے پہلی حکومت نے ضرور جو آپ کے اُدھر کارروائی ہوئی ۔وہ کارروائی جس حکومت کو ہم نے تبدیل کیا ہاں اُس نے اسمبلی کا گیٹ بھی توڑ دیا اور منتخب نمائندوں پر بکتر بند گاڑیاں بھی چڑھائیں yes اور ہم نے اُس کو تبدیل کیا۔تو آپ کو اپنی درستگی کے لیے یہ عرض کروں کہ الحمدللہ ایک منتخب وزیر اعلیٰ، ایک منتخب کابینہ ،ایک منتخب اسمبلی بھر پور طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔الحمدللہ ایک کامیاب حکومت ہے۔آپ اپنی حکومت کی طرف توجہ دیں کہ کس طریقے سے آپ چلائیں گے۔بہت بہت شکر یہ

جناب چیئر مین: وقفہ سوالات۔جناب نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 469 دریافت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Question No 469

☆**469 جناب نصراللہ زیرے، رُکن اسمبلی:** **نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 9 جون 2021**

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالی سال 21-2020 کے بجٹ میں محکمہ مواصلات وتعمیرات کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی گئی ان کے نام ،علاقہ اور مختص کردہ لاگت کی اسکیم اورضلعوار تفصیل دی جائے نیزان اسکیمات کیلئے محکمہ خزانہ اور محکمہ منصوبہ بندی کی جانب سے کسقدر رقم جاری کی گئی محکمہ وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 11 جنوری 2022

مالی سال 21-2020 کے بجٹ میں محکمہ مواصلات وتعمیرات کیلئے کل 644اسکیمات تھیں جن کیلئے محکمہ منصوبہ وترقیات سے 21569 ملین رقم اورمحکمہ خزانہ سے 20952 رقم جاری کی گئی ان اسکیموں کے نام ،علاقہ ،لاگت اور تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب نورمحمد دمڑ (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی کوئی ضمنی سوال؟

جناب نصراللہ خان زیرے: ٹھیک ہے۔No supplementary question. thank you

جناب چیئرمین: جناب نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 474 دریافت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Question No 474.

☆**474 جناب نصراللہ زیرے، رُکن اسمبلی:** **نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 9 جون 2021**

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالی سال 21-2020 کے بجٹ میں محکمہ کھیل وثقافت کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی گئی ان کے نام ،علاقہ اور مختص کردہ لاگت کی اسکیم اورضلعوار تفصیل دی جائے نیزان اسکیمات کیلئے محکمہ خزانہ اورمحکمہ منصوبہ بندی کی جانب سے جاری کردہ رقم کی محکمہ وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 11 جنوری 2022

مالی سال 21-2020 کے بجٹ میں محکمہ کھیل و ثقافت کیلئے کل 78 اسکیمات کی منظوری دی گئی ہے جبکہ محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کی جانب سے کل 1292.807 رقم جاری کی ہے نیز محکمہ خزانہ کی جانب سے ان اسکیموں کیلئے ابھی تک کوئی رقم جاری نہیں کی گئی ہے ان کی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

جناب نور محمد دمڑ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you no supplementary.

جناب چیئرمین: باقی سوالات زابد ریکی صاحب تشریف فرما نہیں ہیں اور اسی طرح ثناء اللہ بلوچ صاحب بھی نہیں ہیں۔ چونکہ یہ دونوں معزز ارکان نہیں ہیں تو اُن کے سوالات کو dispose off کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: توجہ دلاؤ نوٹس۔ جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب چیئرمین! صوبائی وزیر برائے محکمہ توانائی کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کراتا ہوں۔ کہ بلوچستان انرجی کمپنی کے چیف ایگزیکٹیو کون ہے۔ اور ان کا بورڈ آف گورننگ کتنے اراکین پر مشتمل ہے۔ اِن کے نام مع ولدیت اور لوکل کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ آپ کا سوال وہ محکمہ توانائی اور یہ ڈیپارٹمنٹ سی ایم صاحب کے پاس ہے۔ اس کو defer کرلیں یا پھر انتظار کریں جب وہ آئیں تو دوبارہ اس سوال کو پوچھا جائے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: یہ کیا دوسرے دن کے لیے defer کریں؟

وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات: نہیں نہیں سی ایم صاحب آرہے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ تو میر نعمت کے پاس ہے۔ میر نعمت زہری چونکہ مشیر ہیں اُن کے پاس ہے پھر سی ایم بھی جواب دہ ہے جواب دے سکتا ہے اُس حوالے سے۔ جب وزیر اعلیٰ صاحب آئیں گے تو اس سوال کو آپ دوبارہ دریافت کرنا۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: ہاں یہ تو بہت اہم issue ہے۔

جناب چیئرمین: سی ایم صاحب آئیں گے پھر آپ دوبارہ اس سوال کو دریافت کریں۔ سیکرٹری اسمبلی! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سید احسان شاہ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار سرفراز چاکر ڈومکی صاحب نے کوئٹہ سے باہرنے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر زابد علی ریکی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر یونس عزیز زہری صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب مکھی شام لعل صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب چیئرمین: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی**

مجالس قائمہ کی رپورٹس کا پیش ومنظور کیا جانا۔

چیئرمین مجلس قائمہ، برائے محکمہ آبپاشی، توانائی، ماحولیات اور جنگلات وجنگلی حیات بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں؟ اکبر مینگل صاحب۔

میر محمد اکبر مینگل: میں محمد اکبر مینگل، چیئرمین مجلس قائمہ، برمحکمہ آبپاشی، توانائی، ماحولیات، جنگلات وجنگلی حیات تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 08

مصدرہ 2022ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 19 اپریل 2022ءتک توسیع دینے کی منظوری دی جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 19 اپریل 2022ءتک توسیع دینے کی منظوری دی جائے۔ہاں یاناں میں جواب دے۔آوازیں(ہاں)

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 19 اپریل 2022ءتک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: چیئرمین مجلس قائمہ،چیئرمین مجلس قائمہ،برائے محکمہ آبپاشی،توانائی،ماحولیات اور جنگلات وجنگلی حیات بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر محمد اکبر مینگل: میں محمد اکبر مینگل،،چیئرمین مجلس قائمہ،برائے محکمہ آبپاشی،توانائی،ماحولیات اور جنگلات وجنگلی حیات بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رپورٹ پیش ہوئی۔وزیر برائے محکمہ،جنگلات وجنگلی حیات بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

سردار مسعود علی خان لونی(مشیر وزیراعلیٰ برائے محکمہ جنگلات وجنگلی حیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں سردار مسعود لونی،مشیر وزیراعلیٰ برائے محکمہ جنگلات وجنگلی حیات تحریک پیش کرتا ہوں۔کہ بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کو مجلس قائمہ کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کو مجلس قائمہ کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔آوازیں۔(ہاں)

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کو مجلس قائمہ کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

وزیر برائے محکمہ جنگلات وجنگلی بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ جنگلات وجنگلی حیات: میں سردار مسعود لونی مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ جنگلات وجنگلی حیات ،تحریک پیش کرتا ہوں ۔کہ بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کو مجلس قائمہ کی سفارشات کی بموجب منظور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: تحریک پیش ہوئی ۔آیا بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے؟ آوازیں (ہاں)

تحریک منظور ہوئی ۔بلوچستان جنگلات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 08 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب چیئر مین: چیئر مین مجلس قائمہ، برائے محکمہ سماجی بہبود، ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج واوقاف، اقلیتی امور وامور نوجوانان بلوچستان چیئر ٹیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ **2022**ء (مسودہ قانون نمبر **09** مصدرہ **2022**ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر احمد نواز بلوچ: شکریہ جناب چیئر مین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔میں احمد نواز بلوچ، چیئر مین مجلس قائمہ برائے محکمہ سماجی بہبود، ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج واوقاف، اقلیتی اُمور واُمور نوجوانان تحریک پیش کرتا ہوں ۔کہ بلوچستان چیئر ٹیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022ء) کی مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 19 اپریل 2022ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جائے۔

جناب چیئر مین: تحریک پیش ہوئی ۔آیا بلوچستان چیئر ٹیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022ء) کی مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 19 اپریل 2022ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جائے؟ آوازیں (ہاں)

تحریک منظور ہوئی ۔بلوچستان چیئر ٹیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 19 اپریل 2022ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔

جناب چیئر مین: چیئر مین مجلس قائمہ برائے محکمہ سماجی بہبود، بلوچستان چیئر ٹیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ

فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کریں۔

میر احمد نواز بلوچ: میں احمد نواز بلوچ، چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ سماجی بہبود، ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج واوقاف، اقلیتی امور وامور نوجوانان، بلوچستان چیئریٹیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رپورٹ پیش ہوئی۔ وزیر برائے محکمہ سماجی بہبود، بلوچستان چیئریٹیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ ماہ جبین شیران (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ وومن ڈویلپمنٹ انوائرنمنٹ اینڈ کلائمیٹ چینج):
میں ماہ جبین شیران، پارلیمانی سیکرٹری وومن ڈویلپمنٹ انوائرنمنٹ اینڈ کلائمیٹ چینج، وزیر برائے محکمہ سماجی بہبود کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں۔ بلوچستان چیئریٹیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022ء) کو مجلس قائمہ کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا۔ بلوچستان چیئریٹیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022ء) کو مجلس قائمہ کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔ آوازیں (ہاں)

تحریک منظور ہوئی۔۔ بلوچستان چیئریٹیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022ء) کو مجلس قائمہ کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے محکمہ سماجی بہبود، بلوچستان چیئریٹیز رجسٹریشن، ریگولیشن اینڈ فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ وومن ڈویلپمنٹ انوائرنمنٹ اینڈ کلائمیٹ چینج: میں ماہ جبین شیران، پارلیمانی

سیکرٹری وومن ڈویلپمنٹ انوائرنمنٹ اینڈ کلائمیٹ چینج ،وزیر برائے محکمہ سماجی بہبود کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں ۔کہ بلوچستان چیئر ٹیز رجسٹریشن ،ریگولیشن اینڈ فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی)مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ2022ء) کومجلس قائمہ کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: تحریک پیش ہوئی ۔آیا بلوچستان چیئر ٹیز رجسٹریشن ،ریگولیشن اینڈ فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ2022ء) کومنظور کیا جائے؟ آوازیں (ہاں)

تحریک منظور ہوئی ۔ بلوچستان چیئر ٹیز رجسٹریشن ،ریگولیشن اینڈ فیسیلیٹیشن کا (ترمیمی)مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 09 مصدرہ2022ء) کومنظور کیا جاتا ہے۔

بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ2022ء)ایوان میں دوبارہ پیش ومنظور کیا جانا۔

وزیر برائے محکمہ تعلیم ،بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کودوبارہ پیش کریں۔

میر اسداللہ بلوچ(وزیر محکمہ زراعت): thank you جناب اسپیکر صاحب!

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب چیئر مین! point of order!

جناب چیئر مین: point of public importance پرآپ بات کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں اسمیں میرا point of order ہے جو میرا حق بن رہا ہے بات اسمبلی میں discuss ہو اُس دوران آپ point of order پر کوئی point اٹھا سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین: صحیح ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب چیئر مین! ابھی آپ نے دو بل منظور کرائے ۔وہ بل اسٹینڈنگ کمیٹی سے ہو کر آئے تھے۔کوئی آسمان نہیں گرا اس میں آج سے چار دن پہلے جو charity registration regulation and festillation کا ترمیمی مسودہ قانون تھا۔وہ پہلے 2019 یہاں سے منظور ہوا تھا۔جب منظور ہوا اُس میں بہت سنگین غلطی کی گئی تھی ۔اس لیے یہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے نہیں ہوتا اُس وقت جلدی میں ہم نے منظور کیا پھر میں اسٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر تھا جناب احمد نواز صاحب چیئر مین تھے۔4 دن پہلے ہم نے اُس مسودہ قانون کو دوبارہ زیرغور لایا۔میں نے پوچھا کیوں لایا۔بولتا ہے اس میں ڈیپارٹمنٹ نے کہا اس میں بہت سنگین غلطی ہوئی ہے جو ہم نے دوبارہ ٹھیک کرائی ہے۔میری humble request یہ ہے

request ہے اپنے تمام ممبران سے کہ یونیورسٹی کا بل بہت اس میں یہ بات نہیں ہے کہ یہ حکومت کے پاس یہ اختیار جائے گا گورنر سے۔ان میں سے ایک ہی چیز ہے باقی جو act ہے۔اس act میں آپ یقین مانیں۔ پروفیسرز تمام پروفیسرز with out کسی community کے officer association کا صدر اس وقت ہوا ایک پشتون نہیں ہے۔ایمپلائز کا صدر یونیورسٹی کا ایک پشتون نہیں ہے۔وہ یہاں اسمبلی کے باہر آئے تھے ہم گئے تھے پانچ لوگ ہم نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔آپ کا بل standing committee میں جائیگا پانچ روز کے لیے ہفتے کے لیے۔وہاں سے آپ کے جو اعتراضات ہیں وہ مٹالیں۔ہم جو ہے نہ دوبارہ اسمبلی کے فلور پر لائیں گے۔ہم نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔آپ نے بھیجا تھا جناب چیئرمین! ہم گئے وہاں اُن سے وعدہ کرکے آئے تھے۔پھر گورنر صاحب نے بھی ایک بہت طویل ایک قانونی آئینی ایک letter لکھا ہے جناب سیکرٹری صوبائی اسمبلی کو۔تو میری humble request ہوگی۔تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر اس میں غلطیاں ہیں ہم دوبارہ لائیں گے تو اس سے بہتر ہے۔کہ ایک ہفتے کے لئے 10 دن کے لئے بل کو standing committee کے حوالے کریں۔جو اس میں خامیاں ہیں جو پروفیسرز کے اعتراضات ہیں جو ایمپلائز کا، جو اسٹوڈنٹس کا جو یونیورسٹی کا سب سے main stakeholder وہاں کے student پڑھنے والے ہیں پروفیسرز ہیں ایسوسی ایٹ پروفیسرز ہیں۔جب اُن کے اعتراضات اس بل پر ہیں کہ آپ آرام سے شریک کریں اُن کو بلائیں، اُن کو سنیں کل بلائیں اجلاس پرسوں بلائیں ترسوں کی اسمبلی کے فلور پر دوبارہ بل کو لائیں تاکہ ان کے تحفظات کو ہم دور کرسکیں۔یہ بات نہیں ہے کہ اس میں اختیارات کیسے جائیں گے کس کے پاس نہیں وہ ایک الگ issue ہے ایک point ہے۔اس میں سو غلطیاں ہیں میں نے پڑھا ہے بڑی تفصیل کے ساتھ۔آپ لوگ مہربانی کریں ہمارے تمام senior politician بیٹھے ہوئے ہیں۔ senior parliamentarian ہیں۔میں اس قانونی نقطے کی طرف آ رہا ہوں کے اس بل میں 100 غلطیاں ہیں۔اس کو اس طرح سے بلڈوز نا کریں۔جب آپ بلڈوز کریں گے تو دوبارہ وہ آئے گا جس طرح پرسوں یہ دو بل آج بھی ہم نے منظور کیے تھے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میری آپ سے request ہے برادرانہ request ہے آپ لوگوں سے کہ یہ بہتر طریقہ ہوگا کہ ہم اس کو standing committee کے حوالے کریں۔thank you

جناب چیئرمین: سردار کھیتران صاحب respond کریں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات): اجازت ہے گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: جی جی۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: میں نے اس دن بھی کہا اور شاید ایک وہ جو صحافی ہے اُس کو پتہ نہیں کچھ زیادہ ہی تکلیف ہے، اچکزئی ہے۔اُس کو میں اُس دِن نور محمد صاحب کے کمرے میں اُس سے کہا کہ انسان کے بچے بن جاؤ۔ یہ بلوچستان ہے یہ قوموں کا گلدستہ ہے۔ہم بھائی چارے کی فضا میں یہاں آرہے ہیں۔ہم کبھی بلوچ، پشتون، سندھی، سرائیکی، ہزارہ، کھیتران کسی کا نعرہ نہیں لگاتے ہیں۔پہلے ہم پاکستانی ہیں پھر بلوچستانی ہیں۔پچھلے دنوں جب یہ بل پاس ہوا یہاں اس اسمبلی سے قائد ایوان honorable chief minister chief executive اور اس ہاؤس کا قائد ایوان ہوتا ہے۔اُس نے اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر یہ یقین دہانی کروائی commitment دی۔اگر اس میں کوئی کسی قسم کی کوئی ترمیم لانا چاہتا ہے میں اُس کے ساتھ ہوں positive ترمیم آپ لائیں۔دیکھیں آئین پاکستان 73 کے آئین اس وقت 22، 23 ترامیم چلی گئی ہیں۔واحد ایک کتاب ہے جس میں تاقیامت کوئی ترمیم نہیں ہوگی کوئی ایک زیرو زبر کا اضافہ نہیں ہوگا۔ جناب چیئرمین صاحب! وہ ہے قرآن مجید جو لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔وہ اللہ کی کتاب ہے اُس میں کسی کو ترمیم یا ایک زیرو زبر پیش لگانے کی نہ طاقت ہے نہ جرأت ہے نہ اُس میں گنجائش ہے۔قانون سازی مختلف بل پر ہوتی ہے۔اُس میں ترامیم آتی ہیں آپ کا کون سا زمین پر ایک مملکت ہے جس کا آئین مقدس کتاب کی صورت میں ہوتا ہے۔چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: order in the house please نصراللہ زیرے صاحب۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: جب اُس میں ترمیم ہوسکتی ہے۔تو ایک صوبائی اب میں معذرت کے ساتھ میں اپنے honorable member ہے میرا ساتھی ہے میرا جیل کا ساتھی ہے میرا ادھر کا ساتھی ہے ہر طریقے سے ہم دو turnover اکٹھے رہے ہیں پھر جیل میں ہم اکٹھے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس میں سردار صاحب اس میں جو بل ہے اُس میں اُن کے تحفظات یہ بھی ہیں۔syndicate کے ارکان تھے اس سے پہلے ارکان اسمبلی اُس کے ممبرز تھے۔پھر پروفیسر ایسوسی ایشن اکیڈمی کا تھا۔طلباء کی نمائندگی تھی۔سی ایم صاحب نے اس کی یقین دہانی کرائی تھی۔کہ مزید آپ لوگ اس میں ترمیم کرسکتے ہیں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: کسی بھی stage پر آپ ترمیم کرسکتے ہیں۔یہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ مجھے

بات کرنے دیں نصراللہ صاحب۔نعوذ باللہ،نعوذ باللہ،نعوذ باللہ یہ قرآن شریف نہیں ہے کہ ہم اس میں کوئی زیر زبر نہیں لگا سکتے۔ہر قانون سازی میں اُس کے راستے کھلے ہوتے ہیں۔آپ کے بلکہ 1896 / 1890 جو قوانین ہیں اُن میں اُس کو نہیں کہا گیا کہ اس کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دو،بس نئے سرے سے نہیں۔اُس میں ترامیم آتے ہیں۔اُس میں positive changes آتے ہیں۔آئین پاکستان اُس کی اجازت دیتا ہے۔کے آپ کسی بھی stage پر بھی اُس میں اگر ہو positive ترامیم لانا چاہتے ہیں۔اور پھر یہ اکثریتی رائے سے اس۔ہاؤس سے پاس ہو چکا ہے۔قائد ایوان نے اس پر commitment دی ہوئی ہے ایک بات۔دوسری بات آپ سن لیں چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: order in the house please

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: نصراللہ صاحب ہم نے آپ کو سنا please۔اب گزارش یہ ہے میں گیلری میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا۔نصراللہ صاحب موبائل پر کہ جی یہ جو ہیں ناں،اچانک لایا گیا۔اور آپ لوگ اور یہ پشتونوں کے ساتھ ظلم ہے اور یہ اس کی wording تھی۔میں روزے کے ساتھ بول رہا ہوں۔اور آپ لوگ جلوس کا بندوبست کریں۔دیکھیں یہ کوئی پشتون،بلوچ۔میں نے اُس دن بھی کہا آج بھی میں اس august House میں۔۔۔

جناب نصراللہ خان زیرے: بہت ساری باتیں آپ باہر کہتے ہیں وہ ابھی میں یہاں کہہ دوں آپ بہت ساری باتیں کہتے ہیں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: بسم اللہ کریں آپ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: آپ کہتے ہیں نجی محفلوں میں،آپ کہتے ہیں تو میں یہاں بیان کردوں پھر آپ کیا کریں گے۔

جناب چیئرمین: بیٹھ جائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: دیکھیں یہ میں نے قانونی بات کی اس بل کا جسکو آپ نے لایا ہے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: چیئرمین صاحب!فلور آپ نے مجھے دیا ہوا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اس میں قانونی نکات ہیں جس طرح آپ نے point آؤٹ کیا تھا۔

جناب چیئرمین: جی آپ کے points آگئے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میں کہہ رہا ہوں کہ اس کو standing committee کے حوالے

کر دیں آپ کیوں گھبرا رہے ہیں ایک ہفتے میں رپورٹ آجائیگی۔

جناب چیئرمین: آپ بیٹھ جائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔

جناب چیئرمین: جس طرح ہاؤس کہے گا اسی طرح کرلیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ہم بھی آپ کا ساتھ دیں گے اس میں کیا مسئلہ ہے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: ایک قانون ہے، ایک طریقہ کار ہے majority ہے voting ہے اس پر آپ چھوڑ دیں مجھے بات کرنے دیں۔ تو گزارش یہ ہے میں نے پہلے بھی کہا آج بھی کہتا ہوں کہ پشتون بلوچ کسی قوم کا یہاں سوال ہی نہیں اٹھتا ہے۔ یہ بلوچستان ہے جتنا حق میرا ہے اتنا حق نصراللہ کا ہے اتنا آپ ایک قوم سے تعلق رکھتے ہیں آپ کا ہے اسی طریقے سے مختلف اقوام کا ہے یہ ایک گلدستہ ہے۔ خدا کا واسطہ ان چیزوں کو چھوڑ دیں آپ کی community کا گورنر رہا ہے یا نہیں دیکھیں۔

جناب چیئرمین: جی بالکل رہا ہے۔ مگر اس august House میں قومیت کی بنیاد پر تقسیم کرنا یہ مناسب نہیں ہے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: غلط ہے۔ ہم اسے، اچھا اسی بلوچستان کا دو دفعہ وزیراعلیٰ پشتون رہا ہے یا نہیں؟ نواب باروزئی اور اُس کا بیٹا دیکھیں کسی کو کوئی روک نہیں سکتا یہ ایک جمہوری عمل ہے جمہوریت کے تحت کل عمران خان تھا انہوں نے ادھر تبدیلی لائی۔ کل جام کمال تھا ادھر ایک تبدیلی جمہوری طریقے سے لائی۔ یہ سب کا صوبہ ہے اس میں خواتین سے لے کر قوموں سے لے کر سب کا اتنا ہی حق ہے اس کرسی کے لئے جتنا جام کمال کا تھا۔ جتنا سردار ثناء اللہ زہری کا تھا جتنا ڈاکٹر مالک کا۔ جتنا آج میر عبدالقدوس کا ہے۔ تو ہماری گزارش یہ ہے کہ اس کو کسی غلط رنگ ناں دیں کہ اس بلوچستان میں ہم رشتوں میں جڑے ہوئے ہیں۔ ہماری اولادیں رشتوں میں جڑی ہوئی ہیں۔ تو میری اس سے دست بستہ گزارش ہے کہ آپ اچھی چیزیں لے آئیں ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ کیوں آپ ایک بات بار بار کہتے ہیں۔ وہ ہو چکی ہے (مداخلت)

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں ہو چکی ہے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: مجھے اس سے بات کرنے دیں میں آپ سے تو بات نہیں کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: بیٹھ جائیں سردار کھیتران صاحب میں بتا دیتا ہوں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: جناب چیئرمین صاحب! کہ بار بار یہ intrept ارہا ہے زبردستی ایوان میں

کسی کا ایک طریقہ کار ہے اس کے مطابق آپ رائے شماری یا ووٹنگ کرائیں بس ختم thank you

جناب چیئر مین: تشریف رکھیں سردار کھیتر ان صاحب تشریف رکھیں۔ آئین اس میں ایسا ہے کہ آئین کے آرٹیکل۔ دمڑ صاحب آپ بیٹھ جائیں، کارروائی کو تھوڑا آگے بڑھائیں گے اس کے بعد، یہ جو ہوا ہے آئین کے آرٹیکل 116 کے ہوا ہے جو کچھ یہ آئینی ایک مسئلہ ہے اس کے بعد جب انہوں نے بھیجا ہے تو رولز آف بزنس 85-84 کیساتھ کے حوالے سے آپ اگر اسمبلی کہے گی اسی طرح کرلیں گے۔

اب وزیر برائے محکمہ تعلیم بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) دوبارہ پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر! یہ ٹھیک بات نہیں ہے اس کو آپ بلڈوز کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: بلڈوز نہیں کر رہا ہوں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: آپ ہمارے اساتذہ کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں، آپ ہمارے ایمپلائز کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ آپ ہمارے اسٹوڈنٹس کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں، کیوں بھاگ رہے ہیں اس سے۔۔(شور مداخلت)

میر اسداللہ بلوچ (وزیر محکمہ زراعت): میں اسداللہ بلوچ وزیر زراعت، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کو پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین: بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) دوبارہ پیش ہوا۔

وزیر برائے محکمہ تعلیم بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ زراعت: میں اسداللہ بلوچ وزیر زراعت، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میں اس کے خلاف یونیورسٹی بل جو زبردستی مسلط ہو رہا ہے جو پروفیسرز اور یونیورسٹی اسٹوڈنٹس کے خلاف ہے۔

جناب چیئرمین: نصراللہ زیرے صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اس بل کو زبردستی منظور کرانے پر جو گورنر نے اعتراضات لگائے ہیں اس کے خلاف ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(نصراللہ زیرے اور اے این پی کی خاتون رکن اسمبلی اور جمعیت کے ارکان اسمبلی نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی)

بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے محکمہ تعلیم، بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ زراعت: میں اسداللہ بلوچ وزیر محکمہ زراعت، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے۔۔۔(مداخلت شور)

جناب چیئرمین: آپ آئین کے آرٹیکل 116 پڑھیں اوراس کے بعد۔۔ جناب سیکرٹری صاحب ان کو بتادیں کہ ان کو آرٹیکل کی اور رولز آف بزنس کی کاپی بھی حوالے کرلیں، آپ کیسے مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ نہیں چلا سکتے ہیں، آپ کیسے اس طرح کی بات کرسکتے ہیں چیئر کیساتھ، آپ تشریف رکھیں۔۔۔(شور۔ مداخلت) یہ پیش ہوئی ہے آئین کے آرٹیکل 116 کے تحت مکمل طریقہ کار اس میں اپنایا گیا ہے۔(تحریک پیش ہوئی ہے)۔

جناب اصغر علی ترین: ہم پریشان اس بات پر ہیں کہ ممبران بات کرنا چاہتے ہیں۔اور بات کرنے کیلئے نہیں چھوڑ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی ۔آیا بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) زیرغور لایا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی)

بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء)

فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

وزیر برائے محکمہ تعلیم بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ زراعت: میں اسداللہ بلوچ وزیر زراعت، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔

بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

(بل کی منظوری پر اس موقع پر معزز اراکین اسمبلی نے ڈیسک بجائے)

جی اس سے پہلے کہ ملک نصیر صاحب، میں نے اس سے پہلے بھی بتایا تھا کہ رولز آف بزنس کے 84 اور 85 کے تحت مجھے اختیار نہیں ہے کہ میں اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دوں، جو بھی بل اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے وہ اسمبلی کے ارکان کی مشاورت سے ان کی اکثریت کے فیصلے سے کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس طرح کے الزامات لگانا او آرٹیکل 116 کو مکمل طور پر follow کیا گیا ہے۔ جی ملک نصیر شاہوانی صاحب! سی ایم صاحب آئے ہوئے ہیں آپ اپنا point اٹھائیں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب چیئر مین صاحب! شکریہ جناب چیئر مین صاحب! آج سے تین دن قبل جب اجلاس شروع ہوا تو اس وقت بھی ہم نے نوکنڈی کے حوالے سے جو وہاں کے نہتے عوام پر جو فائرنگ کی گئی اور جس میں عبدالحمید بلوچ نامی شخص شہید ہو گیا تھا اور اس کے علاوہ پانچ دیگر افراد شدید زخمی ہوئے تھے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ کہاں کا قانون ہے کہ ریاست جس کا درجہ ماں کا ہے اور ماں اپنے بچوں کو پالتی ہے رزق دیتی ہے روٹی دیتی ہے ان کی صحت کا خیال رکھتی ہے ان کا علاج کرتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے یہاں جب لوگ اپنے روزگار ریاست خود تو نہیں دے سکتی لیکن جب اپنے نان شبینہ کیلئے اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کیلئے لوگ بارڈر کی طرف نکلتے ہیں چھوٹے موٹے کاروبار کرتے ہیں تو ان پر گولیاں برسائی جاتی ہیں۔ چمن کے مقام پر بھی میرے خیال میں چمن میں بھی جو لوگ چمن کے بارڈر سے اس ٹریڈ پر کام کرتے تھے۔ گزشتہ ایک سال

پہلے تین چار دفعہ وہاں فائرنگ کی گئی بہت سارے لوگ وہاں شہید ہوئے۔ لیکن اب یہ پھیلتا جارہا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا کہ بلوچستان جس کی 80% آبادی جن کا رزق وروٹی یہاں پر یا مالداری ہے یا زراعت ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے اس صوبے میں قحط سالی ہے اور لوگ بارڈر کا رخ کرتے ہیں اور بہت سارے لوگ اس ٹریڈ سے وابسطہ تھے۔ چند ماہ پہلے ہزاروں نہیں بلکہ بلوچستان کے طول وعرض سے ہر ضلع سے پنجگور، گوادر، تربت ان بارڈرز پر لاکھوں لوگ کام کیلئے نکلتے تھے۔ لیکن بیک جنبش قلم بارڈر ٹریڈ کو بند کردیا گیا۔ جنہوں نے یہاں investment کی تھی جنہوں نے اپنے مال مویشی بیچے تھے۔ جنہوں نے قرض لئے تھے چھوٹی موٹی گاڑیاں خریدی تھیں۔ سب وہ بارڈر پر لگے ہوئے تھے اور کاروبار کررہے تھے اور اس بارڈر کا روبار کو ختم کرکے بعد میں اس کو ٹوکن پر شروع کیا گیا۔ اور اس ٹوکن کے ذریعے میرے خیال میں چند سو لوگوں، جہاں کدھر لاکھوں لوگ اور چند سو لوگ جن کو ٹوکن دیا جاتا تھا اور اس کے علاوہ دوسرے لوگ اسی بارڈر پر دشوار گزار پہاڑیوں میں جھاڑیوں میں بارڈر کے مختلف علاقوں میں بھی کاروبار سے پھر بھی منسلک رہے۔ لیکن گزشتہ دنوں نوکنڈی کے مقام پر جو اس بڑے ریگستان میں اُن پر فائرنگ کی گئی اور پھر ان کی گاڑیوں کی ٹینکیوں میں ریت بھر دیا گیا اور ان کو اس رمضان کے مہینے میں بے یارو مددگار چھوڑ دیا گیا بہت سارے لوگوں کی اس ریگستان کے اندر بھی اموات ہوئیں۔ جناب چیئرمین صاحب! اس کے بعد ردعمل میں تو کچھ ہونا تھا۔ سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں یہاں ایک حکومت بھی ہے۔ یہاں انتظامیہ بھی ہے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس کشیدہ حالات کے بعد انتظامیہ نے فائرنگ کرکے جن لوگوں کو زخمی کیا اور ایک شخص شہید ہوا، ان کے لواحقین کی بات کرتے، وہ معذرت کرتے اور ہم نے اس دن بھی یہاں مطالبہ کیا کہ کمیشن بننا چاہیے، جو کمیشن دیکھے! کہ کس وجہ سے یہ حالات وہاں رونما ہوئے لیکن کل دوبارہ اس رمضان کے مہینے میں وہ لواحقین دوبارہ ایک دفعہ سراپا احتجاج تھے جو نہتے لوگ تھے جن کے ہاتھوں میں میرے خیال میں کچھ بھی نہیں تھا لیکن ایک کھلے میدان میں جب ایف سی کیمپ کی طرف وہ جارہے تھے۔ ان پر دوبارہ فائرنگ کی گئی اور فائرنگ بھی اس طرح کہ ان کو سیدھی گولیاں لگی ہیں جناب اسپیکر صاحب! کسی کو سینے میں لگی ہیں کسی کو گردن میں لگی ہیں کل ہم ہسپتال بھی گئے بدقسمتی یہ ہے کہ مہذب دنیا میں تو لوگوں پر گولیاں برسانا نہیں ہوتا ہے۔ وہاں ربڑ کی گولیاں ہوتی ہیں یا گرم پانی ہوتا ہے ہم کہتے ہیں کہ ہماری قسمت میں تو یہی گولیاں لکھی ہیں۔ لیکن پھر بھی کسی انسان کو مارنے کے بجائے کم ازکم اُن کی ٹانگوں پر ماردیا جائے۔ بجائے اُس کے سینے میں ماردیا جائے۔ یہ کوئی دشمن کی فوج نہیں ہے خدانخواستہ حملہ آور ہوئے ہیں۔ آپ بھی کچھ کرنا چاہتے ہیں یہ لوگ وہ لوگ

ہیں جو رزق روزی کمانے کے لئے آج کل سوشل میڈیا پر ان کی تصاویر دیکھیں! آپ کو میرے خیال میں آپ دیکھ کر حیران و پریشان ہوں گے کہ یہ کس طرح یہ دُشوار گزار ریگستانوں میں موٹر سائیکلوں پر کاندھوں پر تھوڑا سا تیل لاکر کسی مقام پر پہنچاتے ہیں اور شام تک دو، تین ہزار روپے کماتے ہیں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان کے روزگار کا بندوبست حکومت وقت کرتی، ریاست کرتی۔ لیکن وہ کچھ نہ کرسکے اس کے بعد ان غریب اور مسکین لوگوں کی قسمت میں پھر یہ گولیاں ہیں جناب اسپیکر صاحب! ہم نے کل بھی اور پرسوں بھی مطالبہ کیا تھا۔ اور آج بھی ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ دن بہ دن یہ واقعات بڑھتے جارہے ہیں اور اس دن ہم نے واک آؤٹ بھی کیا تھا ہم نے اسی Chair پر جس پر آپ بیٹھے ہوئے تھے ہم نے آپ سے گزارش کی کہ آپ ruling دے دیں یہ اختیار آپ کا ہے اگر اس دن وزیر اعلیٰ نہیں تھا۔ اس پر کمیشن بننا چاہیے، ان لوگوں کو دیکھنا چاہیے کہ کس وجہ سے ہوئی۔ لیکن آج اس سے پہلے کہ اس پر کمیشن بنتا۔ آج پھر چھ سات افراد مزید گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ اور سول اسپتال کے ٹراما سینٹر میں شدید زخمی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور آگے ناں جانے کیا اور بھی نقصان ہونے والا ہے صرف انتظامیہ کی DC، کمشنز اور ایسے قسم کے لوگوں کی ٹرانسفر پوسٹنگ میرے خیال میں یہ مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اگر مسئلے کو حل کرنا ہے جناب اسپیکر صاحب! تو پھر اس کو اُس بنیاد سے دیکھا جائے کہ مسئلہ کس وجہ سے پیش آیا یہ لوگ چاہتے کیا ہیں یہ لوگ جو ہمیشہ گولیوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ ہمیشہ ان گولیوں کے سامنے آتے ہیں تو ان کی ضرورت کیا ہے ان کی ضرورت وہی ہے جس کا میں نے آپ سے ذکر کیا کہ اپنے بچوں کا پیٹ پالنا۔ اگر کسی ایک ملک میں کسی ریاست میں یہ جرم ہے میرے خیال میں پھر یہ بلوچستان کے عوام کی قسمت میں لکھی ہیں۔ کہ وہ بارڈر پر جو لوگ بستے ہیں اُن کا روزی اور رزق وہی ہے اور وہ ہمیشہ مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت کوئی سسٹم بنائے کوئی طریقہ کار بنائے کوئی قانون بنانا چاہتی بھی ہے بارڈر ٹریڈ کے حوالے سے کوئی قانون بنائے تاکہ یہاں بسنے والے وہ لوگ جن کا روزگار یہی ہے جن کی زندگی یہی ہے تو کم از کم اپنا کاروبار کرسکیں آج پھر بھی جناب اسپیکر صاحب! میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور یہ میرا مطالبہ ہے کہ جن لوگوں نے بھی یہ دانستہ یا غیر دانستہ طور پر کیا ہے ایک کمیشن بننا چاہیے اور اُس کمیشن کو یہ اختیار دینا چاہیے کہ جو لوگ بھی شہید ہوئے ہیں یا زخمی ہیں وہ کمیشن اُن کی باتیں سُنے اور اپنا فیصلہ کرے۔

جناب چیئرمین: شکریہ ملک نصیر احمد شاہوانی صاحب اکبر مینگل صاحب میرے خیال میں پارٹی کا مؤقف اگر آگیا تو پھر۔ ایک منٹ آپ آخر میں respond کرلیں۔ اگر پارٹی کا مؤقف آگیا اسی موضوع پر بات کریں گے یا یہ respond کریں۔

میر محمد اکبر مینگل: جناب چیئرمین! پرسوں آپ اس کی ruling دے دیتے کہ جوڈیشل کمیشن قائم ہوتا تو میرے خیال میں کل یہ لوگ مارے نہیں جاتے۔ میں سمجھتا ہوں فوری طور پر جوڈیشل کمیشن کا قیام ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے۔جی منسٹر داخلہ صاحب۔

میر ضیاء اللہ لانگو(وزیر داخلہ وقبائلی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جس طرح ملک صاحب نے بات کی کمشنر رخشاں ڈویژن اور وہاں کے تمام جو ادارے ہیں وہاں اُن سے رپورٹ منگوائی گئی ہے۔جس کے مطابق ایک ڈرائیور ایرانی گاڑی کے ذریعے افغانستان کے راستے آرہا تھا اور اُس کو ہاتھ دیا گیا اور وہ نہ رُکا تو ایک اہلکار نے اُس سے مار ڈالا۔جس طرح یہاں گیلری میں بیٹھے ہوئے لوگ۔لوگوں میں سے کوئی ایک اگر کوئی غلطی کرلے یا اُس سے کوئی کسی کی بات ہو جائے تو اس کا مطلب نہیں کہ اُس میں یہ ہم سارے ایوان میں بیٹھے لوگ شامل ہیں۔تو وہ بھی ہماری فورسز ہیں۔عوام کی اپنی رائے ہے فورسز کی اپنی رائے ہے جس طرح پنجگور میں حیات بلوچ کا مسئلہ ہوا تھا۔فورسز کے لوگ اُس میں ملوث تھے اُنہوں نے مارا تھا وہ پکڑا گیا اُن کو عدالتوں نے سزائیں دیں اور اُن کو پھانسی دی گئی ابھی بھی جس طرح ایک بندہ مارا گیا ہے۔ایک دفعہ سات بندے اس میں زخمی ہو گئے اور دوسری مرتبہ بھی اس میں پانچ بندے زخمی ہو گئے ہیں اگر اس میں کوئی سرکاری اہلکار ملوث پایا گیا جو بھی اس غلطی کا ذمہ دار پایا گیا وہ اس غلطی کا جواب ضرور دے گا اور وہ اس کا جواب دہ ہوگا اس پر وزیراعلیٰ صاحب نے خاص ایکشن لیا ہے چیف سیکرٹری ابھی بھی نوکنڈی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔وہ تمام چیزوں کا جائزہ لے رہے ہیں اور اس کو ہم CMIT میں انشاء اللہ دے دیں گے اور جس کو بھی CMIT میں اُس کمیٹی میں guilty پایا گیا اُس کو اُس کی ضرور سزا انشاء اللہ مل جائے گی۔دوسری بات جس طرح سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب نے کہا کل ہماری حکومت کے بارے میں خواجہ آصف نے کچھ قومی اسمبلی میں کہا ہے ہمیشہ بلوچستان کے ساتھ یہی ہوا ہے چاہیے پنجاب سے حکومت بنی ہے یا جہاں سے بھی بنی ہے تو اُنہوں نے ہمیشہ بلوچستان کے معاملات میں مداخلت کی گئی۔آج جس جمہوری طریقے سے وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے عمران خان کی حکومت کو ہٹایا ہے اور جن جماعتوں کے ساتھ مل کر ہم نے جمہوری عمل سے شہباز شریف کو وزیراعظم بنایا ہے اور فلاں پارٹی ہمارے ساتھ ملی ہوئی ہے اُسی طرح بلوچستان کے وزیراعلیٰ کے ساتھ وہی جماعتیں اُسی جمہوری انداز میں Change لایا گیا ہے تو جس کو بھی اپنی سیاسی ساکھ بچانی ہوتی ہے یا جس کو بھی سیاست کرنی ہوتی ہے تو وہ بلوچستان کے نام کو استعمال کرتا ہے بلوچستان کی اسمبلی بھی دوسری اسمبلیوں کی طرح احترام رکھتی ہے بلوچستان کی اسمبلی بھی قومی اسمبلی کی طرح احترام رکھتی ہے وہاں اگر جمہوری طریقے سے کوئی تبدیلی لانا سیاسی پارٹیوں سے ملکر ایک

جمہوری عمل ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں بھی اُسی طرح سے ایک جمہوری تبدیلی لانا ایک جمہوری عمل ہے۔ لہٰذا میں اپنی پارٹی کی طرف سے اپنی طرف سے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کی پارٹی تو ن لیگ کی اتحادی ہے اُسی قومی اسمبلی میں آپ کی پارٹی کے ارکان جو اُن کے ساتھ حکومت کا حصہ ہے اُن کو جواب دینا چاہیے تھا بلوچستان اسمبلی میں ہم کیا بات کریں گے۔

وزیر محکمہ داخلہ وقبائلی امور: ابھی میں اُن کی ترجمانی پارٹی کی میں کر رہا ہوں میں پارٹی کی طرف سے اُن کو جواب دے رہا ہوں میں اپنی پارٹی کی طرف سے اُن کے ان الفاظ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور اُن کو خبردار کرتا ہوں کہ جس طرح آپ دوسرے صوبوں کے معاملات میں بلوچستان مداخلت نہیں کرتا اس طرح آپ بھی ہر چیز میں بلوچستان کے معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، سی ایم صاحب آپ respond کرنا چاہیں گے۔ اجلاس ختم کرنے جا رہا ہوں۔ قائد ایوان صاحب۔ آپ کچھ کہنا چاہیں گے میں اجلاس ختم کرنے جا رہا ہوں۔ چنانچہ وعدہ کیا تھا ہم نے اپوزیشن کے ارکان سے کہ سی ایم صاحب آئیں گے۔ میں بتا رہا ہوں please آپ تشریف رکھیں۔ میں request کر رہا ہوں اگر کہہ دیں otherwise منسٹر کا مؤقف تو آ گیا۔ میں بتا رہا ہوں۔

میر عبدالقدوس بزنجو (قائد ایوان): thank you جناب اسپیکر صاحب! جو فلور پر raise ہوا ہے بہت افسوس ناک واقعہ ہے دالبندین، نوکنڈی، چاغی کے علاقے میں ہم نے اس کے لئے already جے آئی ٹی بنادی ہے اور چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری ساروں کو ہم نے بھیج دیئے ہیں۔ وہاں اُس ایریا میں تاکہ وزٹ کریں اور سارے حقائق بھی لکھ لیے۔

جناب چیئرمین: order in the House شکیلہ نوید صاحبہ۔

قائد ایوان: آواز آ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی ابھی آ رہی ہے۔

قائد ایوان: بات یہ ہے کہ جو واقعہ ہوا ہے بہت افسوسناک واقعہ ہوا ہے اور اس کیلئے ہم باقاعدہ جے آئی ٹی بنادی اور چیف سیکرٹری اور آئی جی سارے اُس ایرے میں گئے ہیں اور کوشش ہے کہ جلد اس پر کوئی فیصلہ آ جائے اور جے آئی ٹی بن کے اور اُس کے سامنے چیزیں آ جائیں اور جو زخمی ہیں میں نے ابھی Instruction دے دیئے کہ اُن کو فوری طور پر اگر یہاں اُن کو سہولت نہیں ہے علاج کا کراچی میں بہترین Hospital کیلئے وہ بھیج دیں اور جو شہید ہوئے ہیں تو اُن کے لواحقین کیلئے compulsion بھی دیں گے تو انشاء اللہ جو بھی ہو سکتا ہے

گورنمنٹ انشاءاللہ۔ جے آئی ٹی بنا دی اگر۔۔۔

میر احمد نواز بلوچ: آپ سے request ہے کہ پورے House کے توسط سے آپ اس پر کمیشن کا اعلان کریں۔تا کہ لوگ بھی مطمئن ہو سکیں، پتہ نہیں ہے جے آئی ٹی میں کون کون ہوں گے۔۔جے آئی ٹی بھی ہمارے ملک کی ہے مگر اس میں جوڈیشل کمیشن بنائیں یہ ہماری پارٹی کی demand نہیں ہے بلکہ یہاں بیٹھے ہوئے جتنے بھی اسٹیک ہولڈرز ہیں سب کی demand ہے تمام عوام کی demand ہے ۔سب پارٹیوں کی demand ہے۔

قائد ایوان: آپ کی بات بھی صحیح ہے پہلے جے آئی ٹی ہو۔اس کی رپورٹ سے مطمئن نہیں ہوئے وہ بھی option ہے لیکن فی الحال جے آئی ٹی بنا دی جس طرح ژوب میں بنا دی انشاء اللہ سب fact and figure سامنے آجائیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ بہت شکریہ۔اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 21 اپریل 2022ء بوقت 2.30 بجے دوپہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 4 بجے اختتام پذیر ہوا)